تنقید وتبصرہ

"برعظیم پاک وہند کی ملت اسلامیہ" مرتبہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی۔ مترجم ہلال احمد زبیری۔ ضخامت ۳۹۶ صفحات۔ فہرست اسناد محولہ، اشاریہ، خوبصورت ٹائپ، مجلد مع گرد پوش، اعلیٰ کاغذ قیمت ۳۲ روپے، ادنیٰ کاغذ ۱۸ روپے۔ ملنے کا پتہ: شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ کراچی یونیورسٹی، کراچی۔

جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی کا شمار برعظیم پاک وہند کے نامور مؤرخین میں ہوتا ہے۔ موصوف آج سے اندازاً تیس برس قبل اس وقت تاریخ وادب کے میدان میں اترے جب غیر مسلموں کو ہی اس میدان کا شہسوار سمجھا جاتا تھا۔ ان غیر مسلم مؤرخوں نے برصغیر میں عہد اسلامی کی تاریخ کا چہرہ کچھ اس طریقے سے مسخ کیا تھا کہ اس کے اصلی خدوخال طلبا اور عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ ان کی تحریریں پڑھ کر ایک قاری یہی تاثر لیتا تھا کہ برصغیر میں مسلمانوں کا دور حکومت جبر واستبداد کا دور تھا اور ملک میں لاقانونیت عام تھی۔ ایسے وقت میں جو مسلم تاریخ دان برصغیر میں اسلامی دور کی تاریخ کے خدوخال اجاگر کرنے کے لیے میدان میں اترے ان میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا نام نامی سر فہرست نظر آتا ہے۔ موصوف کی پہلی کاوش The Administration of The Sultanate of Delhi کی اشاعت نے جہاں یہ ثابت کر دکھایا کہ برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت بڑی منظم اور ایک خاص قاعدہ کلیہ کی پابند تھی وہاں یہ بھی بتا دیا کہ تاریخ وتحقیق کے میدان میں مسلمان اپنے حریفوں سے کسی طرح پیچھے نہیں بلکہ ان سے دو چار قدم آگے ہی ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت کے بعد آپ عہد سلطنت پر ایک سند سمجھے جانے لگے۔

علمی وادبی مشغلے کے ساتھ ساتھ آپ نے تحریک آزادی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آپ کی خدمات کو خود بانی پاکستان اور ان کے رفقائے کار نے سراہا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد پنجاب یونیورسٹی میں آپ کا تقرر بحیثیت صدر شعبۂ تاریخ ہوا لیکن جلد ہی خان لیاقت علی خاں نے آپ کو اپنی کابینہ

میں شامل کر لیا اور اس طرح آپ کو ملت اسلامیہ کی خدمت کا ایک بہترین موقع ملا جب وزارت کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوئے تو آپ امریکہ تشریف لے گئے اور وہاں کی بلند پایہ درس گاہوں میں علم تاریخ پڑھاتے رہے۔ اسی دوران میں آپ نے اپنی قابل قدر تصنیف The Muslim Community of the Indo-Pakistan sub-Continent کے لیے مواد جمع کیا جسے آپ نے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا۔ زیر تبصرہ کتاب اسی کا اردو ترجمہ ہے جسے ہلال احمد زبیری نے کراچی یونیورسٹی سے شائع کیا ہے۔

ہمارے ملک کے علمی و ادبی حلقوں میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا جو مقام ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ آپ نہ صرف ایک تاریخ دان بلکہ ایک ماہر تعلیم، اور مفکر کی حیثیت سے بھی اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہیں۔ آپ نے زیر تبصرہ کتاب کی تالیف کے دوران جو غور و فکر اور کاوش فرمائی ہے یہ کتاب اس کا منہ بولتا ہوا ثبوت ہے۔ خاص طور پر وہ ابواب جن میں حضرت مجدد الف ثانی رح، شاہ ولی اللہ رح، سید احمد شہید رح، اور سر سید احمد خان کی خدمات کا ذکر آیا ہے وہ برسوں کے غور و خوض اور جگر کاوی کا نتیجہ ہیں۔ سر سید احمد خاں پر مذہبی طبقوں کی طرف سے جو اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی تھی فاضل مصنف نے بڑے عمدہ پیرائے میں ان کا جواب دیا ہے۔ اسی طرح سے جو لوگ اورنگزیب عالمگیر رح کی مذہبی حکمت عملی کو مغلیہ حکومت کی تباہی کا ایک سبب بتاتے ہیں ان کو بھی موصوف نے بڑا عمدہ جواب دیا ہے۔

کسی قوم کے عروج اور اس کی فتوحات کی داستان بیان کرنا بہت سہل کام ہے لیکن اس کے زوال کا تذکرہ لکھتے ہوئے بڑے بڑے مؤرخوں کا پتہ پانی ہوتا ہے۔ فاضل مصنف نے اورنگزیب عالمگیر رح کی وفات سے لے کر ۱۸۵۷ء اور مابعد کے واقعات جس منفرد انداز بیان میں قلم بند فرمائے ہیں وہ صرف انہی کا حصہ ہے۔ اس دور تاریکی میں بھی عام قاری کو کبھی مدرسہ رحیمیہ دہلی اور کبھی سرحد پار کے پہاڑوں سے امید کی کرن نظر آتی رہتی ہے اور اسے یاس و ناامیدی کا احساس تک نہیں ہونے پاتا۔

کتاب کے آخر میں فہرست اسناد محولہ دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہی ایسی کوئی کتاب یا دستاویز ہو جس کا برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے دور حکومت سے کوئی تعلق ہو اور فاضل مصنف نے

اس کتاب کی تالیف کے دوران اس سے استفادہ نہ کیا ہو۔ اس لحاظ سے بھی یہ بڑی اہم کتاب ہے اور اس کا مطالعہ ملت اسلامیہ کے ہر فرزند کے لیے نہ صرف ضروری بلکہ ناگزیر ہے۔

آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی طباعت کے دوران پروف کی غلطیاں کافی رہ گئی ہیں اور مترجم نے ترجمہ کرتے وقت کتابوں کے نام غلط لکھ دیے ہیں ہمیں امید ہے کہ طبع ثانی کے وقت ان کی تصحیح کر دی جائے گی۔

دینی دعوت کے قرآنی اصول

از مولانا محمد طیب، مہتمم دارالعلوم دیوبند۔
شائع کردہ، مجلس معارف القرآن، دارالعلوم دیوبند (ہندوستان)

صفحات ۱۳۲، قیمت ۲٫۲۵ روپے

دینی دعوت کے قرآنی اصول سے متعلق مولانا قاری محمد طیب کا یہ ایک مقالہ ہے جو انھوں نے آج سے چھبیس سال پہلے مرتب کیا تھا اور جس میں سورۂ نحل کی آیات اُدع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن الخ کے تحت یہ واضح کیا تھا کہ قرآن حکیم میں کس قسم کا دعوتی پروگرام پیش کیا گیا ہے اور وہ ایک داعیٔ حق پر کیا فرائض عائد کرتا ہے اور مخاطب سے کس انداز سے پیش آنے اور گفتگو کرنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ اب وہی مقالہ مجلس معارف القرآن دیوبند کی طرف سے کچھ اضافے اور نئی ترتیب کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

اس میں مولانا موصوف نے اس موضوع سے متعلق بہت اچھے پیرایہ میں اظہار خیال کیا ہے، اور دین کی دعوت و تبلیغ اور نشر و اشاعت کے بنیادی اصولوں کو عمدہ اسلوب میں بیان کیا ہے اور اس باب میں قرآن جس نقطۂ نظر کا حامل ہے اس کے تمام پہلوؤں کو واضح کیا ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ اور سرورق دیدہ زیب ہے۔